محمد ذکوان ندوی

داعی اور رہنما یا خدا کا انتخاب

قرب قیامت سے متعلق ایک طویل روایت میں ایک قول رسول اِن الفاظ میں آیا ہے: 'لا تقوم الساعةُ حتی یُبعثَ دجّالون کذّابون، قریبٌ من ثلاثین. کُلُّهم یزعُمُ أنّه رسولُ الله' (مسلم، رقم ۱۵۷۔ بخاری، رقم ۳۶۰۹)۔ اِس کے علاوہ، اِس سے متعلق سنن ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں: '... وإنّه سیکون في أمتي ثلاثون کذّابون، کُلُّهم یزعُمُ أنّه نبيٌّ، وأنا خاتَم النبیین، لا نبیَّ بَعدي' (رقم ۴۲۵۲)۔ اِن دونوں اقوال رسول کا ترجمہ درج ذیل ہے:

> ''قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی، جب تک تیس کے قریب دجال اور کذاب پیدا نہ ہو جائیں۔ اِن میں سے ہر اٹھنے والا شخص اِس زعم میں مبتلا ہو گا کہ وہ کوئی عام مصلح اور داعی نہیں، بلکہ وہ اللہ کے ایک منتخب پیغمبر کی حیثیت رکھتا ہے۔''

> ''قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی، جب تک میری امت میں تیس کذاب پیدا نہ ہو جائیں۔ اِن میں سے ہر اٹھنے والا شخص اِس زعم میں مبتلا ہو گا کہ وہ خدا کا پیغمبر ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ میں تمام پیغمبروں کے آخر میں ظاہر ہونے والا پیغمبر ہوں، اب میرے بعد اور کوئی پیغمبر آنے والا نہیں۔''

یہ ایک بے حد اہم روایت ہے۔ تاہم اِس تحریر میں روایت کا صرف درج ذیل حصہ ہمارے پیش نظر ہے: 'کُلُّهم یَزْعُمُ أنّه رَسُولُ الله'۔ روایت کے مذکورہ الفاظ دور آخر میں ظاہر ہونے والے فتنوں کی نسبت سے، بلاشبہ انتہائی بامعنی ہیں۔ اِس سے مراد دراصل پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے عرصۂ نبوت (بعثت تا قیامت) میں اٹھنے والے وہ 'مذہبی' اور سیکولر، دونوں قسم کے علما، فلاسفہ اور مفکرین ہیں جو مرشد،

داعی، معلم اور استاذ کے مطلوب مقام سے گزر کر عملاً لوگوں کے درمیان ''رسول اللہ'' کا درجہ حاصل کر لیں گے۔ کوئی مفکر، فلسفی اور سائنس دان کے سیکولر نام پر، اور کوئی امام، مرشد، رَبائی، عالم، پوپ اور گرو جیسے مقدس 'مذہبی' نام پر۔ یہی وہ ظاہرہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'الأئمة المُضِلُّون' (صحیح الجامع، رقم ۱۵۵۱) قرار دیا ہے، یعنی ''سلطانی و ملائی و پیری'' کا جھوٹا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو گم راہ کرنے والے 'مذہبی' اور سیاسی رہنما۔

دورِ جدید میں فکری اعتبار سے، عملاً یہی 'مذہبی' اور سیکولر مفکرین دنیا کے اعلیٰ ذہنوں کے لیے عملاً ایک بے خطا (infallable) قسم کا رول ماڈل (role model) بن گئے ہیں۔ وہ اکثر اپنے خود ساختہ نظریات کے مطابق، عملاً اُن کے پورے نظامِ فکر و عمل کی تشکیل کر رہے ہیں۔ دوسری طرف، اعلیٰ ذہن کے حامل اِن افراد کے علاوہ، بقیہ لوگوں کا حال یہ ہے کہ اُن کی اکثریت عملاً آزادی اور انٹرنیٹ کے مرشدِ مطلق سے فیض حاصل کرتی ہوئی حیا باختگی اور منشیات کے سرطان میں مبتلا ہو کر محض تفریحی کلچر اور فلم انڈسٹری کے مذکر اور مؤنث 'ہیروز' کو اپنے لیے رول ماڈل بنائے ہوئے ہے۔ اِسی طرح 'مذہبی' دنیا کے بیش تر افراد صرف مراسم اور 'عقائد' کو اپنا معبود بنا کر اُس خدا کو فراموش کر چکے ہیں جس کی عبادت اور جس کا خوف و محبت دین اللہ کا اصل جوہر تھا۔ اِس طرح پوری دنیا عملاً اللہ کے سچے پیغمبروں کے بجائے، اِن 'جھوٹے پیغمبروں' (false prophets) کو اپنا فکری اور عملی ماڈل بنا چکی ہے۔ گویا اب یہی 'مذہبی' اور سیکولر مفکرین عملاً اُن کے لیے 'اللہ اور رسول' کا قائم مقام بن چکے ہیں۔

مذکورہ ارشادِ رسول سے معلوم ہوتا ہے کہ دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے یہ 'دجاجلہ' محض عام قسم کے معلم، مرشد، داعی اور مفکر نہیں ہوں گے، بلکہ وہ اپنے تمام تر علم و تفلسف اور رشد و ارشاد کے ساتھ عملاً اِس زعم میں بھی مبتلا ہوں گے کہ اُن کا کیس کوئی سادہ کیس نہیں، بلکہ اُن کی حیثیت پیغمبر ہی کی طرح 'خدا کے ایک منتخب' (chosen) داعی اور مفکر کی ہے۔ اُن کا یہی اِدعا اور اِذعان اُن کے باطل افکار کا اسیر بنا کر لوگوں کو خدا کی کتاب اور اُس کے رسول کی اصل صراطِ مستقیم سے برگشتہ کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گا۔

تاریخ کا تجربہ ہے کہ 'مذہبی' اور سیکولر، دونوں میدانوں میں اِس طرح کے 'دجاجلہ' اسود بن کعب عنسی (وفات: ۱۱ھ) اور مسیلمہ بن حبیب حنفی الکذاب (وفات: ۱۲ھ) سے لے کر عہدِ حاضر کے اِس پورے عرصۂ نبوت میں ہمیشہ اٹھتے رہے ہیں۔ اِن سب میں جو چیز قدرِ مشترک کے طور پر پائی جاتی ہے، وہ اپنے متعلق اُن کا یہی

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

مذکورہ قسم کا جھوٹا اور بے اصل دعویٰ و اِذعان تھا۔

تاہم متعین طور پر کسی شخص یا افراد پر کوئی حکم لگانا ہمارا کام نہیں، یہ صرف اللہ کا کام ہے جسے وہ صرف آخرت میں انجام دے گا (البقرہ ۲: ۱۱۳)۔ اِسی طرح اللہ کے ہاں کسی آدمی کے فکر و عمل کا فیصلہ اُس کی نیت کے اعتبار سے ہوگا اور نیت، یعنی اصل جذبۂ محرکہ اور روح عمل کا حتمی علم صرف اللہ کو ہے، کسی اور شخص کو نہیں، اِلّا یہ کہ وہ خود اپنے قول و فعل سے واضح طور پر اس کا اظہار کر دے۔ چنانچہ وہ اہل علم، خادمان دین، داعیان اسلام اور اساتذۂ کرام مذکورہ ارشاد رسول میں بیان کردہ اِس ظاہرے سے بالکل پاک قرار پائیں گے، جو صدق و امانت کے ساتھ ہمیشہ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلاتے رہے؛ نیز بوقت یاددہانی وہ دل کی پوری گہرائی کے ساتھ اپنی اصلاح کے لیے ہر وقت ایک مرد مومن کی طرح تیار رہے اور نہ صرف اصولاً، بلکہ عملاً خود اپنے متعلق ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ:

میں تمھارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔ میرے ساتھ بھی نفس و شیطان کی آزمایش جاری ہے۔ اللہ اُس شخص پر رحم فرمائے جو میرے عیوب سے آشنا کرے اور مجھ پر میری غلطی واضح کرے۔ میری ذات امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہرگز بالاتر نہیں۔ نہ مجھ پر وحی آتی ہے اور نہ میری بات حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ میں صرف کتاب و سنت کا ایک داعی اور معلم ہوں۔ غلطی سے پاک ہستی صرف اللہ کی ہے اور غلو و بے اعتدالی سے بلند صرف اُس کے رسول کی ثابت شدہ تعلیمات ہیں۔ کتاب و سنت کے سوا، کسی بھی چیز کو 'معصومیت' کا یہ درجہ حاصل نہیں۔ لہٰذا، میں یا میرے افکار ہرگز سچائی کا حتمی معیار نہیں بن سکتے۔ یہ صرف اللہ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور آپ کی ثابت شدہ سنت ہے جس کو حق و باطل کے درمیان معیار حق کا درجہ حاصل رہے گا۔

(لکھنؤ ۵/ جنوری ۲۰۲۲ء)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com